

ازعدالتِ عظمیٰ

دی کمشنر آف انکم ٹیکس

بنام

مسرز نارنگ ڈیری پروڈکٹس

تاریخ فیصلہ: 28 فروری، 1996

[بی پی جیون ریڈی اور کے ایس پر سپورٹن، جسٹس]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعات 2(47)، 33(1)(a) اور 34(3)(b)

ترقی کی چھوٹ - شخص الیہ کی ملکیت اور اس کے کاروبار کے لیے استعمال ہونے والی پوری مشینری کے لیے منظور شدہ - اس کے بعد مشینری کا کچھ حصہ فروخت اور باقی پٹہ پر دیا گیا - ممنوعہ قانونی مدت کے اندر - نتیجتاً تمام ترقیاتی چھوٹ واپس لے لی گئی - قرار پایا کہ: اس طرح کے پٹہ کا احاطہ "بصورت دیگر منتقل شدہ" کے اظہار سے کیا گیا ہے - لہذا، پوری ترقیاتی چھوٹ کو واپس لینا جائز ہے۔

ترقی کی چھوٹ - کا حق - کے لیے شرائط - قرار پایا کہ: مشینری یا پلانٹ نہ صرف ملکیت میں ہونا چاہیے بلکہ کاروبار کے لیے خاص طور پر شخص الیہ کے ذریعے استعمال کیا جانا چاہیے۔

الفاظ اور جملے:

"منتقلی"۔ "بصورت دیگر منتقل کر دیا گیا"۔ کے معنی۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 34(3) (b) کے تناظر میں۔

مدعا علیہان ایک تصدیق شدہ فرم تھی۔ تشخیصی سال 1965-66 کے لیے اس تخمینہ کاری کے سلسلے میں، انکم ٹیکس افسر نے اس کی ملکیت والی پوری مشینری اور پلانٹ کے لیے ترقیاتی چھوٹ کی اجازت دی۔ مشینری کا ایک حصہ بعد میں واحد تھا اور جو مشینری باقی رہ گئی تھی اسے مشخص الیہ نے پٹہ پر دے دیا تھا۔ ان حالات میں انکم ٹیکس افسر نے ترقیاتی چھوٹ واپس لے لی۔ مشخص الیہ کی طرف سے دائر اپیل کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے خارج کر دیا۔ اس کی مزید اپیل کو انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے منظور کر لیا۔ اس نے عدالت عالیہ کے حوالے کے لیے ریونیو کی درخواست کو بھی خارج کر دیا۔ لہذا ریونیو نے عدالت عالیہ کے سامنے دفعہ 256 (2) کے تحت درخواست دائر کی، جسے بھی خارج کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

ریونیو کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ پٹہ کے لین دین میں داخل ہو کر مشخص الیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 34(3)(b) کے مطابق آٹھ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے مشینری یا پلانٹ کو حصول اور تنصیب کے سال سے "دوسری صورت میں منتقل" کر دیا تھا اور اس لیے ترقیاتی الاؤنس واپس لینا جائز تھا۔

مشخص الیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کے دفعہ 2(47) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 34(3)(b) کے تحت یہ کسی بھی "فروخت" یا "دوسری صورت میں منتقلی" کا معاملہ نہیں تھا جس سے مشینری یا پلانٹ میں اس کے حقوق ختم ہو جائیں۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: 1. یہ نہ صرف پلانٹ یا مشینری کی ملکیت ہے، بلکہ اس کے کاروبار کے مقصد کے لیے شخص الیہ کے ذریعے اس کا خصوصی صارف بھی ہے، جو شخص الیہ کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 33(1)(a) کے تحت ترقیاتی چھوٹ حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہے۔ ایسے معاملات میں جہاں کوئی شخص الیہ مخصوص مدت کے لیے پلانٹ یا مشینری کے اس طرح کے مسلسل خصوصی صارف کے لیے خود کو غیر فعال کر دیتا ہے، ایکٹ کی دفعہ 34(3)(b) میں بیان کردہ نتائج اس کے بعد آئیں گے، بشرطیکہ مشینری یا پلانٹ "دوسری صورت میں منتقل" ہو۔ یہ سچ ہے کہ کوئی فروخت نہیں ہے؛ اور نہ ہی پٹہ کی منظوری سے مشینری یا پلانٹ میں شخص الیہ کے حق کو مکمل طور پر ختم کیا گیا ہے؛ لیکن شخص الیہ کے ذریعہ مشینری یا پلانٹ کا خصوصی قبضہ اور استفادہ اب موجود نہیں ہے یا زندہ نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں مشینری یا پلانٹ کو پچھلے سال کے اختتام سے آٹھ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے شخص الیہ کے ذریعہ کسی بھی شخص کو "بصورت دیگر منتقل" کیا جاتا ہے جس میں اسے حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ لین دین "منتقل" نہیں ہو سکتا جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(47) کے تحت بیان کیا گیا ہے، تعریف کا دفعہ ایک جامع ہے اور لفظ "منتقل" کے سیاق و سباق یا عام معنی کو خارج نہیں کرتا ہے۔

2. اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کے لیے ایکٹ کی دفعہ 33(1)(a) کے تحت ترقیاتی چھوٹ کے ذریعے راحت فراہم کیا جاتا ہے، ایسی صورتوں میں جہاں شخص الیہ کے ذریعے مخصوص مدت کے لیے کاروبار کے مقصد کے لیے مشینری یا پلانٹ کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، اور ایسے صارف کو دوسرے کو دے دیا جاتا ہے، یہ محفوظ طریقے سے کہا جاسکتا ہے کہ شخص الیہ کے ذریعے مشینری یا پلانٹ کو "بصورت دیگر کسی دوسرے شخص کو منتقل" کر دیا گیا ہے۔ لہذا، انکم ٹیکس افسر کی طرف سے ترقیاتی چھوٹ واپس لینا جائز ہے۔

بلیو بے فشریز (پی) لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 161 آئی ٹی آر 1، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 388 (این ٹی)، سال 1978۔

آئی ٹی اے نمبر 194، سال 1977 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 1.8.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈاکٹر بنام گوری شکر، منوج اروڑا اور ایس این ٹرڈول۔

جواب دہندگان کے لیے مس ایس جنانی۔

عدالت کا فیصلہ پر پورنن، جسٹس نے سنایا۔

کمشنر آف انکم ٹیکس، لکھنؤ (ریونیو) نے خصوصی اجازت عرضی (دیوانی) نمبر 3204، سال 1977 میں 21.2.1978 کے حکم کے ذریعہ اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد، الہ آباد ہائی کورٹ کے 1.8.1977 کے حکم کے خلاف دیوانی اپیل دائر کی ہے، جو آئی ٹی اے نمبر 194، سال 1977 میں دیا گیا تھا، جس میں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(2) کے تحت ریونیو کی طرف سے دائر درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔ ریونیو نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، الہ آباد بنچ سے مطالبہ کیا کہ وہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت قانون کے درج ذیل سوال کا حوالہ دے:

"کیا ٹریبونل قانونی طور پر یہ موقف اختیار کرنے میں جائز تھا کہ آئی ٹی او کی

طرف سے دیا گیا ترمیم کا حکم اس حد تک پائیدار نہیں تھا جس تک اس نے

مشینری / پلانٹ کے اس حصے کے سلسلے میں مشخص الیہ کو قابل قبول ترقیاتی

چھوٹ واپس لینے کا ارادہ کیا تھا جو کہ 27.8.1969 کے کرائے کے قرارداد کا موضوع تھا۔"

(زیر تاکید)

اپیلٹ ٹریبونل نے 20.10.1976 کے حکم کے ذریعے مذکورہ درخواست کو خارج کر دیا۔ اس کے بعد ریونیو نے عدالت عالیہ کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 256(2) کے تحت درخواست دائر کی، جسے 1.8.1977 کے حکم سے خارج کر دیا گیا۔

2. اس مقدمے کے حقائق ایک تنگ دائرے میں ہیں۔ مدعا علیہان ایک تصدیق شدہ فرم ہے۔ اس نے "سفوف دودھ" کی تیاری کا کاروبار جاری رکھا۔ ہم یہاں تخمینہ کاری سال 1965-66 سے متعلق ہیں۔ مذکورہ سال کے لیے، انکم ٹیکس افسر نے 29.6.1968 کے حکم کے ذریعے، شخص الیہ کی ملکیت اور مذکورہ کاروبار کے لیے استعمال ہونے والی پوری مشینری اور پلانٹ کے لیے ترقیاتی چھوٹ کی اجازت 1,00,093 روپے کی رقم میں دی۔ اس مشینری کا ایک حصہ بعد میں فروخت کر دیا گیا۔ وہ مشینری جو شخص الیہ کو مذکورہ سال کے لیے ترقیاتی چھوٹ کا حق دیتی تھی، اس کا تعین 85,222 روپے پر کیا گیا تھا۔ یہ مشینری شخص الیہ نے 27.8.1969 پر میسرز ہندوستان لیور لمیٹڈ کو قرارداد کی مزید تجدید یا مکمل خریداری کے التزام کے ساتھ تین سال کی مدت کے لیے دی تھی۔ ان حالات میں، انکم ٹیکس افسر نے 30.3.1970 کے ایک ترمیم شدہ حکم نامے کے ذریعے 1,00,093 روپے کی ترقیاتی چھوٹ واپس لے لی۔ شخص الیہ کی طرف سے دائر اپیل کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے خارج کر دیا۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے مزید اپیل میں، یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 34(3)(b) کے معنی میں کوئی "فروخت" یا "منتقلی" نہیں تھی، جو پہلے دی گئی 1,00,093 روپے کی ترقیاتی چھوٹ کو واپس لینے

کی اجازت دیتی ہے اور اس خیال میں انکم ٹیکس افسر کی طرف سے منظور کردہ ترمیم کا حکم نامناسب اور بلاجواز تھا۔ اپیلٹ ٹریبونل نے تخمینہ کاری سال 1970-71 کے لیے پیش کیے گئے اپنے پہلے فیصلے کی پیروی کی اور فیصلہ دیا کہ پٹہ کے قرارداد کے ذریعے کوئی منتقلی شامل نہیں تھی اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 34(3)(b) کو راغب نہیں کیا گیا۔ مشخص الیہ کی طرف سے دائر اپیل کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد ریونیو نے آر اے نمبر 131/77 میں اپیلٹ ٹریبونل سے مطالبہ کیا کہ وہ قانون کے سوال کا حوالہ دے، جو عدالت عالیہ کے فیصلے کے لیے اوپر وضع کیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے ریونیو کی درخواست کو خارج کر دیا اور ریونیو کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر درخواست کا بھی یہی انجام ہوا۔ اس کی وجہ سے ریونیو کو خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت سے رجوع کرنا ضروری ہو گیا۔ خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 77/3204 میں خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد، مذکورہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

3. ہم نے وکیل کو سنا۔ سال 1965-66 کا اصل تخمینہ کاری فیصلہ 29.6.1968 پر پیش کیا گیا تھا۔ ترقیاتی چھوٹ واپس لینے کا ترمیم شدہ حکم انکم ٹیکس افسر نے 30.3.1970 پر منظور کیا تھا۔ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے زیر التواء معاملے کے پیش نظر ہم نے دونوں فریقوں کے وکیل کو مطلع کیا کہ ہم آخر کار اس معاملے کا فیصلہ کرنے کی تجویز رکھتے ہیں اور اس طرف سے ہم پورے معاملے کو عدالت عالیہ سے، اس عدالت میں واپس لے لیتے ہیں۔

4. یہ عام بات ہے کہ سال 1965-66 کے لیے مشخص الیہ کو پوری مشینری اور پلانٹ کے لیے ترقیاتی چھوٹ کی اجازت دی گئی تھی جو اس کی ملکیت تھی اور اسے کاروبار کے مقصد کے لیے 1,00,093 روپے کی رقم میں استعمال کیا گیا تھا۔ بعد میں، مشینری کا ایک حصہ فروخت کر دیا گیا۔ مشخص الیہ صرف 85,222 روپے کی رقم میں ترقیاتی چھوٹ کا حقدار بن گیا۔ یہ عام بات

ہے کہ مشینری کو مشخص الیہ نے 27.8.1969 پر میسرز ہندوستان لیور لمیٹڈ کو تین سال کی مدت کے لیے قرارداد کی مزید تجدید یا براہ راست خریداری کے لیے دیا تھا۔ غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ان حالات میں، انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34(3)(b) انکم ٹیکس افسر کو ترمیم کا حکم منظور کرنے کے قابل بناتی ہے جیسا کہ اس نے 30.3.1970 کو دیا تھا، جس میں 1,00,093 روپے کی ترقیاتی چھوٹ کو واپس لیا گیا تھا؟

5. اپیل مشخص الیہ کی طرف سے پیش سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے پیش کیا کہ پٹہ کے لین دین میں داخل ہو کر مشخص الیہ نے پچھلے سال کے اختتام سے آٹھ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے مشینری یا پلانٹ کو "بصورت دیگر منتقل" کر دیا ہے جس میں اسے حاصل کیا گیا تھا اور نصب کیا گیا تھا اور اس لیے مشینری یا پلانٹ کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت دیا گیا الاؤنس ایکٹ کے مقصد کے لیے غلط طریقے سے بنایا گیا سمجھا جانا چاہیے۔ مشخص الیہ کے لیے وکیل محترمہ ایس جنانی نے عرض کیا کہ ایکٹ کے دفعہ 34(3)(b) کو ایکٹ کے دفعہ 2(47) میں موجود تعریف کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے، اور اس طرح پڑھیں، یہ کسی بھی "فروخت" یا "منتقلی" کا معاملہ نہیں ہے جو مشینری یا پلانٹ میں مشخص الیہ کے حقوق کو ختم کرتا ہے۔

6. متعلقہ قانونی توضیحات دفعہ 2(47)، دفعہ 33 اور دفعہ 34(3)(b) کو ذہن میں رکھنا مفید ہو گا جو فوری مقدمہ پر لاگو ہوتے ہیں:

"دفعہ 2(47) (سرمایہ اثاثہ کے سلسلے میں "منتقلی" میں شامل ہیں، -

(i) اثاثہ کی فروخت، تبادلہ یا ترک کرنا؛ یا

(ii) اس میں موجود کسی حق کو ختم کرنا؛ یا

(iii) قانون کے تحت اس کا لازمی حصول؛ یا

(iv) ایسی صورت میں جہاں اثاثہ اس کے مالک کے ذریعہ تجارتی مال میں تبدیل کیا جاتا ہے، یا اس کے ذریعہ اس کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار کے تجارتی مال کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اس طرح کی تبدیلی یا سلوک؛ (یا)

(v) کوئی بھی لین دین جس میں کسی غیر منقولہ جائیداد پر قبضہ کرنے کی اجازت دی جائے یا اسے جائیداد کی منتقلی ایکٹ 1882 (4، سال 1882) کے دفعہ 53A میں مذکور نوعیت کے معاہدے کی جزوی کارکردگی میں برقرار رکھا جائے۔ یا

(vi) کوئی ایسا لین دین (چاہے وہ کسی کو آپریٹو سوسائٹی، کمپنی یا افراد کی دوسری انجمن کارکن بن کر یا اس میں حصص حاصل کر کے ہو یا کسی قرارداد یا کسی انتظام کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے ہو) جس کا اثر کسی غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی، یا اس سے مستفید ہونے کے قابل بنانا ہو۔

وضاحت ذیلی شق (v) اور (vi) کے مقاصد کے لیے "غیر منقولہ جائیداد" کا وہی معنی ہو گا جو دفعہ 269UA کی شق (d) میں ہے۔

"33(1)(a) کسی نئے جہاز یا نئی مشینری یا پلانٹ (دفتری آلات یا سڑک نقل و حمل کی گاڑیوں کے علاوہ) کے سلسلے میں جو مشخص الیہ کی ملکیت ہے اور مکمل طور پر اس کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس دفعہ اور دفعہ 34 کی توضیحات کے مطابق اور اس کے تابع، اس پچھلے سال کے سلسلے میں کٹوتی کی اجازت ہوگی جس

میں جہاز حاصل کیا گیا تھا یا مشینری یا پلانٹ نصب کیا گیا تھا یا اگر جہاز، مشینری یا پلانٹ کو فوری طور پر اگلے پچھلے سال میں پہلی بار استعمال کیا جاتا ہے، تو اس پچھلے سال کے سلسلے میں، ترقیاتی چھوٹ کے طور پر ایک رقم۔ جیسا کہ شق (b) میں بیان کیا گیا ہے۔

"34(3)(b) اگر کوئی جہاز، مشینری یا پلانٹ مشخص الیہ کے ذریعہ پچھلے سال کے اختتام سے آٹھ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے کسی بھی وقت کسی شخص کو فروخت یا دوسری صورت میں منتقل کیا جاتا ہے جس میں اسے حاصل کیا گیا تھا یا نصب کیا گیا تھا، تو دفعہ 33 کے تحت یا بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922) کی متعلقہ توضیحات کے تحت اس جہاز، مشینری یا پلانٹ کے سلسلے میں دیا گیا کوئی بھی الاؤنس اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے غلط طریقے سے بنایا گیا سمجھا جائے گا، اور دفعہ 155 کی ذیلی دفعہ (5) کی توضیحات اسی کے مطابق لاگو ہوں گی:

بشرطیکہ یہ شق لاگو نہیں ہوگی۔

(i) جہاں جہاز حاصل کیا گیا ہو یا مشینری یا پلانٹ یکم جنوری 1958 سے پہلے نصب کیا گیا ہو؛ یا

(ii) جہاں محصول مشخص الیہ کے ذریعہ جہاز، مشینری یا پلانٹ فروخت کیا جاتا ہے یا دوسری صورت میں حکومت، مقامی اتھارٹی، مرکزی، ریاستی یا صوبائی ایکٹ کے ذریعہ قائم کردہ کارپوریشن یا کمپنیز ایکٹ، 1956 (1، سال 1956) کے دفعہ 617 میں بیان کردہ سرکاری کمپنی کو منتقل کیا جاتا ہے۔ یا

(iii) جہاں جہاز، مشینری یا پلانٹ کی فروخت یا منتقلی انضمام یا جانشینی کے سلسلے میں کی جاتی ہے، جس کا حوالہ دفعہ 33 کی ذیلی دفعہ (3) یا ذیلی دفعہ (4) میں دیا گیا ہے۔

(زیر تاکید)

7. اس معاملے میں مشینری یا پلانٹ فروخت نہیں کیا گیا تھا۔ مانا جاتا ہے کہ یہ مشینری مشخص الیہ نے میسرز ہندوستان لیور لمیٹڈ کو 27.8.1969 پر پچھلے سال کے اختتام سے آٹھ سال کی مدت کے اندر دے دی تھی جس میں اسے حاصل کیا گیا تھا۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشینری یا پلانٹ کو مشخص الیہ نے کسی بھی شخص کو "دوسری صورت میں منتقل" کیا تھا۔ دفعہ 33(1)(a) کے تحت نئی مشینری اور پلانٹ کے سلسلے میں ترقیاتی چھوٹ کی اجازت ہے جو مشخص الیہ کی ملکیت ہے اور مکمل طور پر اس کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جب مشخص الیہ نے مشینری میسرز ہندوستان لیور لمیٹڈ کو دی تھی، تو وہ کسی شک کا اعتراف نہیں کر سکتا، کہ مذکورہ مشینری یا پلانٹ مشخص الیہ کے ذریعہ اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی کیا جاسکتا تھا۔ یہ نہ صرف پلانٹ یا مشینری کی ملکیت ہے، بلکہ مشخص الیہ کے ذریعہ اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے اس کا خصوصی صارف بھی ہے، جو مشخص الیہ کو دفعہ 33(1)(a) کے تحت ترقیاتی چھوٹ حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہے۔ ایسی صورتوں میں جہاں کوئی مشخص الیہ مخصوص مدت کے لیے اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے پلانٹ یا مشینری کے ایسے مسلسل خصوصی صارف سے خود کو غیر فعال کر لیتا ہے، اس کے بعد دفعہ 34(3)(b) میں بیان کردہ نتائج سامنے آئیں گے، بشرطیکہ مشینری یا پلانٹ "دوسری صورت میں منتقل" ہو۔ یہ سچ ہے کہ کوئی فروخت نہیں ہے؛

اور نہ ہی پٹہ کی منظوری سے مشینری یا پلانٹ میں مشنر الیہ کے حق کو مکمل طور پر ختم کیا گیا ہے؛ لیکن مشنر الیہ کے ذریعہ مشینری یا پلانٹ کا خصوصی قبضہ اور استفادہ اب موجود نہیں ہے یا زندہ ہے۔ خصوصی ملکیت اور مستفید ہونے کا ایسا حق کرایہ دار میں مضمر ہے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں مشینری یا پلانٹ کرایہ دار کو "بصورت دیگر منتقل" کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں مشینری یا پلانٹ کو پچھلے سال کے اختتام سے آٹھ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے مشنر الیہ کے ذریعہ کسی بھی شخص کو "دوسری صورت میں منتقل" کیا جاتا ہے جس میں اسے حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ لین دین "منتقلی" نہیں ہو سکتا جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(47) کے تحت بیان کیا گیا ہے، ہمارے خیال میں، تعریف کا دفعہ ایک جامع ہے اور لفظ "منتقل" کے سیاق و سباق یا عام معنی کو خارج نہیں کرتا ہے۔ لفظ "منتقل" کے معنی کے مختلف رنگ ہیں، یعنی، "ایک شخص سے دوسرے شخص کو ملکیت یا جائیداد کی فراہمی"، "ایک سطح سے دوسری سطح پر نقل مکانی کرنا"، "ہٹانا"، "حوالے کرنا"، "جائیداد کا قبضہ دوسرے کو دینا"، "تبدیلی"، "نقل مکانی" وغیرہ۔ دفعہ 34(3)(b) میں پائے جانے والے الفاظ "دوسری صورت میں منتقل" ایکٹ کے دفعہ 33(1)(a) کے مرکزی توضیح کے تناظر میں مناسب معنی رکھتے ہیں۔ دفعہ 34(3)(b) کا ایکٹ کی دفعہ 33(1)(a) سے گہرا تعلق ہے۔ اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے، جس کے لیے ایکٹ کی دفعہ 33(1)(a) کے تحت ترقیاتی چھوٹ کے ذریعے راحت فراہم کی جاتی ہے، ایسی صورتوں میں جہاں مشینری یا پلانٹ کو مکمل طور پر مشنر الیہ کے ذریعے مخصوص مدت کے لیے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے، اور ایسے صارف کو دوسرے کو دے دیا جاتا ہے، یہ محفوظ طریقے سے کہا جاسکتا ہے کہ مشینری یا پلانٹ مشنر الیہ کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو "بصورت دیگر منتقل" کیا گیا ہے۔ معاملے کے مذکورہ بالا نقطہ نظر میں، ہمارا خیال ہے کہ انکم ٹیکس افسر کی طرف سے ایکٹ

کے دفعہ 34(3)(b) پر انحصار کرتے ہوئے ترمیم کے حکم نامے میں ترقیاتی چھوٹ واپس لینا جائز ہے۔ ہم بلیو بے فشریز (پی) لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، (166 آئی ٹی آر 1) میں رپورٹ کردہ کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے وسیع پیمانے پر قرارداد ہیں، ایکٹ کے دفعہ 34(3)(b) میں پائے جانے والے اہم الفاظ کی تشریح میں، "بصورت دیگر منتقل"۔ ہم الہ آباد عدالت عالیہ اور اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کو ایک طرف رکھتے ہیں اور ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت ریونیو کی طرف سے وضع کردہ سوال کا جواب منفی، ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف دیتے ہیں۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔